سوال

(149) دعا کی قبولیت کے شرائط

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہماری اکثر وبیشتر یہ کیفیت ہوتی ہے کہ دعا کرتے کرتے تھک جاتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتی، کیا قرآن وحدیث میں قبولیت دعا کے لئے مخصوص شرائط ہیں، اگر ایسا ہے تو ہمیں ان سے آگاہ کریں تاکہ مایوسی کے بادل چھٹ جائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اہل ایمان سے وعدہ کیا ہے کہ تم دعا کرو، میں اسے قبول کروں گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔‘‘ [۴۰/المؤمن: ۶۰]

اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے اور وہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ کا مذکورہ وعدہ چند ایک شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ جنہیں دعا کرنے والے کو پورا کرنا ہوگا وہ حسب ذیل ہیں:

انسان کو چاہیے کہ وہ دعا کرتے وقت اخلاص کا ثبوت دے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنے دل کو حاضر رکھے، نیز اس کی طرف صدق دل سے رجوع کرے، اس بات پر ایمان رکھے کہ وہ دعا قبول کرنے پر قادر ہے۔ اس کے بعد قبولیت کی امید سے دعا کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں اکتاہٹ کا شکار نہ ہو اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے وہ اس طرح کہ قبولیت دعا کے اثرات نہ دیکھ کر دعا کرنا چھوڑ دے، ایسا کرنا انتہائی بدبختی کی علامت ہے۔

دعا کرتے وقت یہ ایمان رکھے کہ مجبور اور بے بس انسان کی دعا صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے اور وہی ہر قسم کی مشکلات کو دور کرنے والا ہے۔ اگر کوئی اللہ سے بے نیاز ہو کر دعا کرتا ہے تو اس کی دعا کسی صورت میں قبول نہیں ہوگی۔

رزق حلال کا اہتمام کیا جائے، حرام خوری قبولیت دعا میں حائل ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسے شخص کا ذکر فرمایا، جس نے طویل سفر کیا اور وہ پریشان اور غبار آلودہ ہے وہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر کہتا ہے ’’اے رب، اے رب‘‘ آپ نے فرمایا: ’’کہ ایسے حالات میں اس کا کھانا حرام کا ہے اور پینا بھی حرام کا ہے، اس

کالباس بھی حرام کا ہے اور حرام ہی کے ساتھ اس نے پرورش پائی ایسے حالات میں اس شخص کی دعا کیسے قبول ہو؟'' [صحیح مسلم ،الزکوۃ: ۱۰۱۵]

ان شرائط کے باوجود بھی اگر دعا قبول نہ ہو تو اس میں ضرور اللہ تعالیٰ کی کوئی مصلحت کار فرما ہوگی، جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ممکن ہے جو چیز اللہ سے مانگی جارہی ہے وہ مانگنے والے کیلیئے بہتر نہ ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بڑی مصیبت کو دور کرنا چاہتا ہو، یا اس دعا کو قیامت کے دن کے لئے ذخیرہ کرنا چاہتا ہو، اس لئے ہمیں دعا کرتے وقت یقین رکھنا چاہیے کہ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ ہمیں ہماری مطلوبہ چیز ہی دے، بلکہ اس کا متبادل بھی اسے دیا جاسکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:187